ہمارا محلہ

ہمایوں سرکاری اسکول نمبر 100 میں ہر دن ہوتا ہے ایک نیا جشن

ہم نے اپنے اسکول کو دوسرا گھر بنا لیا ہے، یہاں ہم کھیلتے بھی ہیں اور پڑھتے بھی، ٹیچرز ہمارے دوست ہیں

رپورٹ: ماہ نور خٹک

صبح ساڑھے سات بجے جب گلی نمبر 3 میں رکشوں کے ہارن بجنے لگتے ہیں تو سمجھ جائیے کہ ہمایوں سرکاری اسکول نمبر 100 کے بچے اسکول پہنچ رہے ہیں۔ یہ اسکول کبھی ایک ویران پلاٹ تھا جہاں رات کو جوا کھیلا جاتا تھا۔ آج وہاں 420 بچے پڑھتے ہیں، 14 استاد ہیں اور ایک بڑا سا کچن گارڈن بھی ہے جس کی دیکھ بھال بچے خود کرتے ہیں۔

اسکول کی ہیڈ مسٹریس نگہت آرا سومرو نے بتایا کہ 2019ء میں جب وہ یہاں آئی تھیں تو عمارت کی چھت کئی جگہ سے ٹپکتی تھی۔ ’’پہلے دن میں نے صرف یہ کہا کہ ہم اسے ٹھیک کریں گے، باقی سب بعد میں ہوا۔ بچوں نے خود اینٹیں اٹھائیں، والدین نے چندہ دیا اور ایک مخیر خاندان نے رنگ و روغن کروا دیا۔‘‘

اسکول کی سب سے بڑی تبدیلی اس کا ماحول ہے۔ یہاں سزا کا تصور تقریباً ختم کر دیا گیا ہے۔ جماعت چہارم کی طالبہ ماہ نور نے کہا کہ وہ پہلے ریاضی سے ڈرتی تھی، اب وہ سب سے پہلے اسی مضمون کی کلاس لیتی ہے۔ ’’ٹیچر ہمیں ڈانٹتی نہیں، سمجھاتی ہیں، اور اگر میں غلط جواب دوں تو سب ہنستے نہیں بلکہ ساتھ دیتے ہیں۔‘‘

کچن گارڈن کی ذمہ دار جماعت پنجم کی ٹیم ہے۔ وہاں ٹماٹر، بھنڈی اور پودینہ اگایا جاتا ہے۔ ہر جمعرات کو بچے اپنی پیداوار تولتے ہیں اور حساب لگاتے ہیں کہ کتنی سبزی بیچی اور کتنی گھر لے گئے۔ ریاضی کی استاد مس رخسانہ بی بی کہتی ہیں کہ یہ عملی مشق کسی کتاب سے زیادہ یاد رہتی ہے۔

اسکول کی کامیابی کا ایک بڑا سبب والدین کی شمولیت بھی ہے۔ ہر مہینے کی پہلی جمعرات کو ’’والدین دن‘‘ منایا جاتا ہے، جس میں بچے اپنی کاپیاں دکھاتے ہیں اور اساتذہ ان کی پیش رفت پر بات کرتے ہیں۔ اس بار 312 والدین میں سے 287 نے شرکت کی، جو اسکول کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔

ضلعی تعلیمی افسر (ایجوکیشن) ڈاکٹر فرحان صدیقی نے اسکول کا دورہ کیا اور اعلان کیا کہ محکمہ اس ماڈل کو دیگر 5 اسکولوں میں دہرانے پر غور کر رہا ہے۔ تاہم اسکول کی ٹیم کا کہنا ہے کہ وسائل کی کمی اب بھی بڑا مسئلہ ہے۔ بجلی کے بل ماہانہ 18 ہزار روپے آتے ہیں، جبکہ بجٹ صرف 12 ہزار روپے ہے۔ باقی رقم اساتذہ اپنی تنخواہ سے ادا کرتے ہیں۔

نگہت آرا سومرو کہتی ہیں کہ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اسی علاقے میں رہیں گی اور اسکول کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہیں۔ ’’یہ بچے میرا خاندان بن چکے ہیں، میں انہیں چھوڑ کر کہاں جاؤں گی؟‘‘ یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھیں بھر آئیں، اور شاید یہی اس اسکول کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

(صفحۂ اوّل سے آگے)

ہمایوں سرکاری اسکول نمبر 100 میں ہر دن ہوتا ہے ایک نیا جشن

ہم نے اپنے اسکول کو دوسرا گھر بنا لیا ہے، یہاں ہم کھیلتے بھی ہیں اور پڑھتے بھی، ٹیچرز ہمارے دوست ہیں

رپورٹ: ماہ نور خٹک